Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۷ شہادت ۱۳۵۵ہش ۔ ۲۷ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۹۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

کل شدید بے چینی رہی ضعف بھی بہت رہا اور ٹانگ میں شدید درد ہے

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کے نہایت قیمتی اور مبارک وجود کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۵ اپریل ۱۹۷۶ء کو برادرم چوہدری مبشر احمد صاحب کاہلوں شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح محترمہ امۃ النعیم صاحبہ دختر حکیم چوہدری محمد شریف صاحب سندھو ساکن اسلام پور فارم ٹھٹھہ (سندھ) کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔
بزرگانِ سلسلہ اور دیگر جملہ مخلصین جماعت کی خدمت میں اِس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

امراء صاحبان و مربیانِ کرام سے ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۸ ر جولائی سے ۲۳ ر جولائی تک تین ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امراء کرام اور مربیانِ سلسلہ اپنے اپنے حلقہ میں اِس کلاس کے لئے موزوں افراد کا انتخاب فرمائیں۔ ہر جماعت کی نمائندگی لازمی ہے۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مال اور دولت دین کی خادم ہو تو متقی کی ایک صفت ہے

اسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کو متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے

"دولت مند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں اِسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پس مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔ دینی خدمات کے لئے متموّل لوگوں کو بڑے بڑے مواقع مل جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں کہا اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر و عمرؓ کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی اُن کے مراتب میں فرق ہے۔

دُنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علمِ تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے۔ اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔"
(ملفوظات جلد دوم صہ ۹۵، صہ ۹۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ شہادت ۱۳۵۵ھش
۲۷ اپریل ۱۹۷۶ء

مخالفین حق اور ان کی ایک قدیم روش

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کی ایک انتہائی ناپسندیدہ حرکت پر اظہار افسوس کا اظہار کیا ہے اور وہ ناپسندیدہ حرکت یہ ہے کہ جب بھی اُس نے اپنے بندوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنے کسی مامور کو ان کی طرف بھیجا تو نہ صرف یہ کہ انہوں نے اُسے جھٹلایا اور قبول نہیں کیا بلکہ استہزاء سے کام لیتے ہوئے اس کا تمسخر اُڑایا اور اہانت کے طور پر اسے طرح طرح کے ناموں سے پکارا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس انتہائی مذموم اور ناپسندیدہ حرکت پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (یٰس آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس (نافرمان) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ (حقارت کے رنگ میں) اس کا تمسخر اُڑانے لگتے ہیں۔

افسوس اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا ہے کہ مامور من اللہ کے محض انکار سے اِسی دنیا میں لوگوں پر گرفت نہیں آتی اس کی سزا خدا تعالیٰ نے آخرت پر اُٹھا رکھی ہے۔ مامور من اللہ کے ساتھ استہزاء اور تمسخر نیز اہانت کا سلوک لوگوں کو خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے لے آتا ہے اور انہیں اس کی سزا اسی دنیا میں مل کر رہتی ہے اسی لئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ (یٰس آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی ہی بستیوں کو (مامورین الٰہی کے ساتھ استہزاء کے نتیجہ میں) ہم ہلاک کر چکے ہیں (اور یہ بھی کہ جن کو ہلاک کیا گیا تھا) وہ واپس نہیں لوٹتے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ایک مامور من اللہ کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھنے اور مذاق اُڑانے کے نتیجہ میں آنے والی گرفت کی وجہ سے بعد میں آنیوالے لوگ نصیحت پکڑتے اور بعد ازاں مبعوث ہونے والے ماموروں کے ساتھ استہزاء اور اہانت کا سلوک روا رکھنے سے اجتناب اختیار کرتے اور ہلاکت سے بچنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ ہر زمانہ میں مبعوث ہونے والے مامور من اللہ کا مذاق اُڑایا جاتا رہا۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی مؤثر انداز میں بیان کیا ہے، چنانچہ فرماتا ہے:۔

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ○ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ○

(الذّٰریٰت آیات ۵۳، ۵۴)

ترجمہ:۔ اسی طرح ان سے پہلے جو رسول آتے رہے اُن کو لوگوں نے یہی کہا کہ وہ دلفریب باتیں بنانے والے یا مجنون ہیں۔ کیا وہ (ہمیشہ یہی ایسا کہنے کی) ایک دوسرے کو وصیت کر گئے تھے۔ بات یہ ہے کہ سب کے سب سرکش قوم ہیں (اسی لئے ہر زمانہ میں ایک ہی قسم کے گندے خیال اُن کے دل میں پیدا ہوتے اور ایک ہی قسم کے کرتوت ان سے سرزد ہوتے ہیں)۔

اب چونکہ کوئی ایک رسول بھی ایسا نہیں آیا کہ جس کے ساتھ استہزاء نہ کیا گیا ہو اور مذاق اُڑا اُڑا کر اُس کے ساتھ اہانت کا سلوک روا نہ رکھا گیا ہو اس لئے افضل الرسل فخر اولین و آخرین خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی منکرین نے کچھ کم استہزاء نہیں کیا۔ اُن کے ناروا اور انسانیت سے گرے ہوئے سلوک کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قریش مکہ اور دیگر مخالفین و معاندین کے اس قسم کے کرتوتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ○ ز
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ○ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ○ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ○ (المطففین آیات ۳۰ تا ۳۴)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو مجرم ہوئے یقیناً مومنوں سے ہنسی (ٹھٹھا) کیا کرتے تھے اور جب وہ ان (مومنوں) کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ اور جب وہ (ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے بعد) اپنے گھروں کو لَوٹتے تھے تو (مومنوں کے خلاف) خوب باتیں بناتے ہوئے لَوٹتے تھے۔ اور جب بھی وہ ان (مومنوں) کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ لوگ تو بالکل ہی بہکے ہوئے ہیں۔ اور حق بات یہ ہے کہ وہ (منکرین) ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو تضحیک کا نشانہ بنانے والے بدبختوں کی اس انتہائی مذموم روش کا ذکر کرتے ہوئے سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اپنے ایک مضمون بعنوان "دعوتِ اسلامی کو روکنے کے لئے قریش کی تدبیریں" میں رقمطراز ہیں:۔

"مزے لیتے ہوئے پلٹنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے (یعنی ہنسی ٹھٹھا کرنے اور مضحکہ اڑانے کے۔ ناقل) بعد جب وہ اپنے گھروں کی طرف جاتے تو یہ خیال کرتے ہوئے جاتے تھے کہ آج تو مزا آ گیا، ہم نے فلاں مسلمان کا مذاق اُڑا کر اور اُس پر آوازے اور پھبتیاں کس کر خوب لطف اُٹھایا اور لوگوں میں اس کی اچھی گت بنی۔

بلاذری نے انساب الاشراف میں حضرت عروہ بن زبیر کی روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمارؓ بن یاسر، خبابؓ بن الارت، صہیبؓ بن سنان، بلالؓ بن رباح، ابو فکیہہؓ اور عامرؓ بن فہیرہ جیسے لوگوں کو قریش کے سردار مسجد حرام میں بیٹھے دیکھتے تھے تو مذاق اُڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ یہ ہیں اس شخص کے ساتھی، کیا ہمارے درمیان صرف یہی لوگ اللہ کے فضل کے مستحق رہ گئے تھے؟"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۴)

الغرض مامورین الٰہی اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ اُن کے مخالفین کی طرف سے تضحیک و تذلیل کا سلوک ضرور کیا جاتا ہے وہ ہنسی اُڑاتے اور ٹھٹھا کرتے جاتے ہیں اور پھر اس پر فخر کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ ان کا اخلاقی پستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قسم کا سلوک روا رکھنا مامورین الٰہی کی صداقت کا ایک ثبوت ہوتا ہے۔

آج اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہونے والے آپ کے عظیم روحانی فرزند کے متبعین کے ساتھ دنیا استہزاء سے پیش آتی اور ہر قسم کی تضحیک و تذلیل کا سلوک روا رکھتی ہے تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ دنیا والے اگر ایسا کرتے اور اللہ کے نیک بندوں کا دل دکھاتے ہیں تو وہ صداقت کا ثبوت دے کر ان کے برحق ہونے کو آشکار کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے استہزاؤں اور تضحیک و تذلیل پر صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ○ وَذَرْنِىْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِى النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ○ (المزمل آیات ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔ اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور ان کو ڈھیل دے (میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا)

صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حقیقی مومنوں کے شامل حال ہوتی ہے اور وہ انہیں ہر قسم کی آفات و مصائب سے محفوظ کر کے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔

پیغمبر اسلام اور مذہبی رواداری

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ

دنیا کی مذہبی اور روحانی تاریخ میں مختلف ادوار آئے۔ انسانی معاشرہ کے تمدنی اور تہذیبی ارتقاء نے مختلف مذاہب کو جنم دیا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی پانچ ہزار سالہ مذہبی تاریخ ہر ملک و ملت میں ہزاروں مصلحین اور انبیاء کے ظہور کی نشاندہی کرتی ہے۔ اختلاف زبان و نسل اور تہذیب و معاشرت سے مختلف اقوام میں بُعد اور دوری پیدا ہوتی چلی گئی۔ بالآخر ملت واحدہ کے قیام کے لئے فخر المرسلین سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا آپ کو ایک جامع مکمل اور غیر متبدل شریعت قرآن عظیم کی صورت میں عطا کی گئی اور آپ کے اخلاق حسنہ اسی کی حسین تصویر تھے۔ جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شہادت دی "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن"۔ آپ کے اخلاق کے بارہ میں پوچھنے پر آپ کے اخلاق قرآن کی عملی تصویر تھے۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات میں جہاں مسلمانوں کے باہمی تعلقات اور روابط اخوت محبت اور حسن معاشرت کے لئے اعلیٰ و اکمل ضابطہ حیات موجود ہے وہاں دیگر مذاہب اور اقوام و ملل کے لئے بھی مذہبی رواداری آزادی ضمیر اور ان کے لئے محبت و احترام عدل و انصاف [illegible] اور حسن معاشرت کی تعلیم دی گئی ہے۔

۱۔ مذہبی رواداری اور آزادی ضمیر ایک فطرتی تقاضا

اسلام دین فطرت ہے۔ اور انسان کی تخلیق بھی فطرت صحیحہ اسلامیہ پر کی گئی ہے۔ جیسا کہ فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ۔

(بخاری و مسلم)

یعنی ہر پیدا ہونے والا انسان فطرت صحیحہ (اسلامیہ) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اسکے والدین (خارجی اثرات) اسکو یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

پس کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد ہو اسلام اس کے اس بنیادی حق کو تسلیم کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ اس کے فطرتی جذبات کا خیال رکھا جائے اس کے ساتھ حق و انصاف اور عدل و احسان کا سلوک کیا جائے۔ اس کی آزادی ضمیر کا فطرتی تقاضا پورا کیا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید اس مذہبی آزادی کے اصول کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ

(پارہ ۳۰ سورہ ۱۰۹)

یعنی تو کہہ دے کہ اے منکرو میں تمہارے طریق کے مطابق عبادت نہیں کرتا اور نہ تم میرے طریق کے مطابق عبادت کرتے ہو اور نہ ہی ان کی عبادت کرتا ہوں جن کی تم عبادت کرتے چلے آئے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ پس تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور میرا دین میرے لئے ہے۔

قرآن مجید کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ دین اسلام اپنے حسن و کمال کے اعتبار سے کسی دوسرے مذہب یا لادینی نظریہ سے اس طور پر متصادم نہیں کہ جس سے تشدد اور سختی کی بو آتی ہو۔

۲۔ دین کے لئے جبر جائز نہیں

حسن اور کمال اپنے اندر کشش رکھتا ہے اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کسی ترغیب و تحریص کی بھی ضرورت نہیں۔ کجا یہ کہ وہ جبر سے اپنی طرف مائل کرے۔ اسلام حسن و خوبی کا جامع ہے۔ مگر بعض متعصب مستشرقین اور اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کو بھینٹ چڑھانے والے اسلامی ہیروؤں نے یہ گندہ الزام اسلام پر لگایا ہے کہ وہ تلوار کے زور سے اور جبر و تشدد سے پھیلا ہے۔ یہ الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ اسلام اپنے حسن و جمال سے ایسی کشش رکھتا ہے اور اس کی تعلیمات میں وہ دلربائی پائی جاتی ہے کہ اس شمع کے گرد پروانے اپنی جان نثاری کا ثبوت دیتے ہیں یہ وہ نور ہے جس سے ظلمت اور تاریکی خود بخود چھٹ جاتی ہے یہ مذہب اسلام کا ہی خاصہ ہے۔ جس نے یہ اعلان کیا

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷)

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر نہیں جبکہ ہدایت گمراہی سے بالکل ممیز ہو چکی ہے یہ مذہبی آزادی کا وہ بنیادی اعلان ہے جو انسانی فطرتی تقاضوں کے عین مطابق ہے اور ہر مذہب اور متمدن قوم کے آئین نے اس اسلامی اصول کو اخذ کیا اور اس پر عمل درآمد کا اعلان کیا۔ اور یہی اصول اسلام کے نام پر قائم ہونے والی عظیم مملکت پاکستان کے مختلف دساتیر میں لیا گیا۔

۳۔ آزادی ضمیر کا حق

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ آپ نے قوم کو توحید کا پیغام دیا اور وحشی انسانوں کو تہذیب و تمدن سے ہمکنار کر کے اسے اوج ثریا پر پہنچانے کا مژدہ سنایا تو آپ کی آزادی ضمیر کے اس بنیادی حق کو اہل عرب نے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ ڈرایا دھمکایا گیا۔ ہر نوع کی تکلیفیں دی گئیں اموال و نفوس کا اتلاف کیا اور پھر وطن سے بے وطن کیا گیا۔ آپ نے اس وطن مقدس کو خیر باد کہا جہاں آپ کا بچپن گزرا جن مقامات مقدسہ سے آپ کو طبعی اور جذباتی لگاؤ تھا۔ اس سرزمین کو چھوڑا جو آپ کی بعثت کے لئے دعائیں کرنے والے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش پا کا شرف حاصل کر چکی تھی اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ سو سال تک جس سرزمین نے آپ کی قدم بوسی کرتی رہی۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ صرف آزادی ضمیر کی خاطر۔ کسی کے ساتھ محسن انسانیت کا ذاتی تنازعہ یا لین دین کا جھگڑا نہیں تھا۔ اور نہ کوئی خاندانی یا سیاسی عناد تھا اہل مکہ نے کلمۂ حق بلند کرنے سے آپ کو روکا اور یہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آزادی ضمیر کے حق کو کسی طور چھوڑنے پر مائل نہ ہوئے مطالبہ صرف ایک تھا کہ دین و مذہب کے معاملہ میں جبر سے کام نہ لیا جائے اور ہر انسان کو اختیار ہے کہ وہ جو چاہے مذہب رکھے۔ اسلئے ہر ایک کو اپنے خیالات کے اظہار کی پوری پوری آزادی ملنی چاہیئے قرآن مجید نے اس حق کو یوں بیان فرمایا:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ۔

(سورۃ الکہف آیت ۳۰)

یعنی لوگوں کو کہدے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کردے اور پھر فرمایا:

وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔

یعنی ہمارے ذمہ تو پیغام حق کا کھول کر پہنچا دینا ہے۔

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی الٰہی کے پہنچانے کا جو حکم ہوا اس میں صرف یہی ہدایت کی گئی

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔

(سورۃ مائدہ آیت ۶۸)

یعنی اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو کلام بھی تجھ پر اتارا گیا ہے۔ اسے لوگوں تک پہنچا اب یہاں بھی کلام الٰہی کے پہنچا دینے کا ارشاد ہے۔ اسے بہ جبر و تشدد منوانے کا حکم کہیں پر بھی وارد نہیں ہوا۔

سورۃ الفرقان میں فرمایا۔

"وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔

(سورۃ الفرقان آیت ۵۷)

قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا۔

یعنی ہم نے تو تجھے صرف بشارت دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنایا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ میں تم سے اس (یعنی خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے) کا کوئی اجر نہیں مانگتا ہاں اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے چاہے تو اپنے رب کی طرف جانے والی راہ کو اختیار کرے (وہی میرا بدلہ ہوگا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس آیت میں وضاحت سے پیغمبر اسلام کی زبان سے یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ میں تبلیغ اسلام کے بدلہ میں کوئی اجر نہیں چاہتا میرا اجر یہی ہے کہ اگر کسی کا دل اسلام کی صداقت کو قبول کر لے تو اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہو جائے پس اس پر کوئی جبر نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا۔

پس اس تعلیم کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اسلام پر ظلم و تعدی کے سوا کیا کہلائے گا۔ کیا مذاہب عالم میں سے کوئی اور مذہب بھی ہے جس نے اپنی اشاعت کے متعلق اس صفائی سے آزادیٔ ضمیر اور آزادی رائے کی تائید و حمایت کی ہو۔

۴ - مذہب پر عمل کی آزادی

اسلام نے نہایت فراخ دلی سے دیگر مذاہب اور مکاتیب فکر کو ان کے عقائد و نظریات کے مطابق عمل کی آزادی بخشی ہے ان کو اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرنے اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کا پورا پورا حق دیا ہے۔ چنانچہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

(سورۃ الکافرون)

یعنی تمہارا دین تمہارے لئے ایک طریق کار مقرر کرتا ہے اور میرا دین میرے لئے دوسرا طریق کار مقرر کرتا ہے۔

ظلم و تشدد کے وحشیانہ جذبات کے وقت ایک قوم دوسری قوم کے عبادت خانوں تک احترام نہیں کرتی اور یہ قابل احترام مقامات بھی تعصب و تشدد کا نشانہ بنتی ہے مگر اسلام نے ایسے جذبات کا کلیتہً قلع قمع کرنے کا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاد بالسیف کی اجازت صرف ایسے گروہ کے خلاف دی گئی ہے جنہوں نے اہل اسلام کے خلاف ظلم و تعدی سے کام لیا تھا۔ جب دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کا حکم ہوا تو اس موقعہ پر بھی یہی جذبہ کارفرما تھا۔ فرمایا

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ
بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ
وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا
اسْمُ اللّٰہِ۔

(سورہ الحج آیت ۴۱)

یعنی اگر اللہ تعالیٰ ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف (دفاعی) جنگ کی اجازت دے کر زد کو نہ روکتا تو راہبوں کے صومعے اور عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دئے جاتے

پس یہ بات اسلام کے لئے ناقابل برداشت ہے کہ مذاہب پر عمل کی آزادی نہ ہو اور کسی بھی مذہب کے مقامات مقدسہ اور عبادت گاہوں کے انہدام و بربادی کا باعث کوئی بنے۔

۵ - اسلامی رواداری کا حسین نمونہ

اسلامی نظام حکومت میں صرف عبادتگاہوں کا احترام ہی ضروری قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت فراخدلی کے ساتھ دیگر مذاہب کو مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دے کر اسلامی رواداری کا وہ حسین نمونہ پیش کیا ہے جس کی مثال دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتی یہ اسوۂ رسول اہل اسلام کے لئے مشعل راہ ہے کہ وہ مساجد کے بارہ میں اپنے محدود نقطۂ نگاہ کو ترک کر کے دیگر اہل کے لئے کشادہ دلی کا ثبوت دیں۔ زمانہ نبوی کا یہ مشہور واقعہ ہے جسے متعدد مورخین اسلام نے بیان کیا ہے۔

قال ابن اسحٰق وفد علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وفد نصاری نجران
بالمدینۃ فحدثنی محمد
ابن جعفر بن الزبیر قال
لما قدم وفد نجران
علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دخلوا
علیہ مسجدہٗ بعد
العصر وحانت صلوٰتہم
فقاموا یصلون فی
مسجدہٖ فاراد الناس
منعھم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دعوھم
فاستقبلوا المشرق
فصلوا صلوٰتہم۔

(زاد المعاد الجزء الثانی فصل فی قدوم وفد نجران)

یعنی ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ نجران کے عیسائیوں کا وفد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ میں حاضر ہوا اس بارہ میں مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب نجران کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ عصر کی نماز کے بعد حضور کی مسجد میں آپ کے پاس آئے اور حضور کی مسجد میں نماز پڑھنے لگے لوگوں نے انکو منع کرنا چاہا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو مت روکو چنانچہ انہوں نے مشرق کی طرف رخ کیا اور اپنے طریق پر عبادت کی یہ مشہور تاریخی واقعہ سیرت ابن ہشام جلد اول۔ طبقات ابن سعد جز اول ابن کثیر جزء ۵ اور شیعہ تفسیر القمی کے علاوہ متعدد دیگر کتب میں بھی موجود ہے

فتح مکہ کے بعد ذوالحجہ کو طائف سے بنو ثقیف کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے لئے مسجد میں خیمے نصب کرائے اور وہاں ان کو ٹھہرایا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ پلید مشرک قوم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ارشاد الٰہی انما المشرکون نجس میں دل کی طرف اشارہ ہے جسموں کی ظاہری گندگی مراد نہیں اور نہ کوئی انسان ان معنوں میں پلید ہے کیونکہ سب انسان پاک ہیں اور مقدس سے مقدس جگہ میں بلا روک ٹوک جا سکتے ہیں (احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۰۹ بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا ص ۳۰۳)

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی رواداری اور مذہبی آزادی کا نہایت دلکش اور حسین نمونہ تھے اور یہ اسوہ قرآنی تعلیمات کی حقیقی تصویر تھا۔ جو آپ کے عظیم خلق کی قرآن حکیم سے مطابقت ظاہر کرتا ہے

(باقی)

جزائر فیجی میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فیجی

جزائر فیجی میں یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵ ار مارچ بروز سوموار منایا گیا۔ اس موقعہ پر اردو روزنامہ "فیجی ٹائمز" نے ۵ ر مارچ کا خاص نمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر شائع کیا۔ یہ ادارہ مذہباً عیسائی ہے۔ ہم نے اس روزنامہ میں ایک مضمون شائع کروایا جس کا عنوان "آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بائیبل میں" تھا۔ اس میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی تفصیل سے درج کر کے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کیا گیا ہے۔ مزید تحقیق کے لئے احمدیہ اسلامک سنٹر پر آنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جملہ جماعتہائے احمدیہ کے مراکز میں منعقد کرنے کے لئے ہم نے روزنامہ فیجی ٹائمز میں اعلان شائع کروایا۔ نیز ریڈیو میں اعلان نشر کروایا اور بذریعہ سرکلر لیٹرز بھی تمام جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ جماعتوں میں جلسے کامیابی سے منعقد کئے گئے صووا میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷ مارچ کو احمدیہ اسلامک سنٹر صووا میں منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض خاکسار نے ادا کئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو مکرم محمد اسمٰعیل منیر صاحب نے اور پھر مکرم مولوی عبد القدوس صاحب نے کی۔ مکرم محمد یٰسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض سوانح پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محمد اسمٰعیل منیر صاحب نے تقریر فرمائی اور ہجرت مدینہ منورہ کا واقعہ بیان کیا آپ نے خاص طور پر سراقہ بن مالک کا واقعہ پوری تفصیل سے بیان فرمایا اس کے بعد مکرم مولوی عبد القدوس صاحب نے تقریر فرمائی اور شراب کی حرمت کی آواز سننے پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے حسن اخلاص کا جو نمونہ دکھایا۔ اسکو پوری تفصیل سے بیان کیا۔ اسکے بعد مکرم سردار چیتن سنگھ صاحب نے تقریر فرمائی اور پیارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ مقدسہ کے حالات بیان فرمائے آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع اور بلند ترین شان کو بیان کرنے کے علاوہ آپ کے بارے میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی اور پیشگوئی کے الفاظ "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" کو خصوصاً تفصیل سے بیان کیا کہ یہ پیشگوئی بڑی صراحت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔ مبارک وہ جو اس پر ایمان لائے۔ آخر پر گیانی پرتاپ سنگھ صاحب نے اجازت لے کر مختصر تقریر فرمائی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ کہ ایسے مفید جلسہ میں شامل ہونے کا ان کو موقعہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے جملہ حاضرین کے ساتھ مل کر دعا کی اور یہ مبارک جلسہ ۲ بجے برخواست ہوا جلسہ میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم حضرات بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد جملہ حاضرین نے کھانا تناول فرمایا جو احباب کی طرف سے اس موقعہ پر تیار کیا گیا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی تمام بچت

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

میں لگائیے

۲۵٪ فی صد

بلا ٹیکس منافع

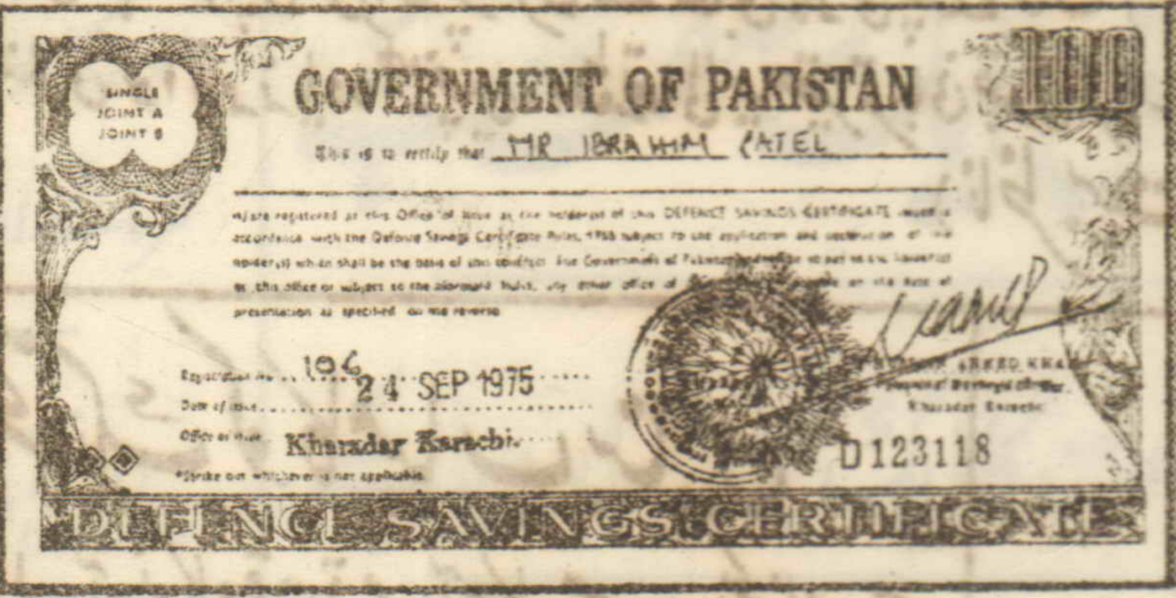

ملاحظہ کیجئے ہر سو روپیہ کتنی تیزی سے بڑھتا ہے:

۵ سال میں	۱۶۱ روپے
۶ سال میں	۱۹۲ روپے
۷ سال میں	۲۲۱ روپے
۸ سال میں	۲۵۷ روپے
۹ سال میں	۳۰۰ روپے
۱۰ سال میں	۳۵۰ روپے

* آپ کی لگائی ہوئی رقم پر ٹیکس کی چھوٹ۔
* آپ کی رقم وطن کے دفاع اور ترقی میں مدد دیتی ہے۔
* رقم کی واپسی نہایت آسان۔
* آپ ایک لاکھ روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتے ہیں۔

آپ کو اتنے فائدے کہیں اور نہیں ملیں گے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز، بینک اور ڈاک خانے سے دستیاب ہیں۔

PID (K) 510

نصاب فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۶ء

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد ۸ جولائی ۱۹۷۶ء سے ہوگا انشاء اللہ۔ اس کلاس کا اس سال کا نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن مجید۔ سورۃ الاعراف تا آخر سورہ التوبہ۔

۲۔ حدیث۔ سو منتخب احادیث نبویہ۔

۳۔ کلام۔ ازالہ اوہام حصہ اول۔ (ابتدائی ایک سو صفحات۔ سائز کلاں)

۴۔ تاریخ احمدیت۔ واقعات ۱۹۰۹ء تا مارچ ۱۹۱۴ء۔

۵۔ عربی اسباق۔ سابقہ اسباق کے بعد بیس نئے اسباق۔

۶۔ علمی تقاریر۔ تیرہ ۱۳ عناوین پر علماء سلسلہ تدریسی تقاریر کریں گے اور نوٹ لکھوائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ خدام سے مطالعہ کرائیں۔

سالانہ امتحانات

امسال سالانہ مرکزی امتحانات ۴، ۶ جون کو ہو رہے ہیں۔ قائدین اپنے خدام سے تیاری کروائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پتہ درکار ہے

مکرم رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل احمد خان صاحب موصیہ ۱۷۵۳۳ کا نظارت ہذا کو موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اسناد خوشنودی انصار اللہ

صدر محترم کے فیصلے کے مطابق ۱۹۷۵ء کی کارکردگی کے لحاظ سے ناظمین اعلیٰ / اضلاع کی پوزیشن حسب ذیل ہے۔ انصار اللہ کے یک روزہ اجتماع منعقدہ گیارہ اپریل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ناظمین کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظمین اعلیٰ۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ اول
" میاں بشیر احمد صاحب " " بلوچستان دوم
" چوہدری رکن الدین صاحب " " سرحد سوم

ناظمین اضلاع۔
مکرم چوہدری احمد الدین صاحب ناظم ضلع لائل پور اول
" کیپٹن سید افتخار حسین صاحب " کراچی دوم
" ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی " لاہور سوم

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جماعتِ احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے"

(خلیفۃ المسیح الثالث)

وہ اپنے اموال خُدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتی ہے

جماعتِ احمدیہ خدا کے فضل سے ایک زندہ اور فعال جماعت ہے۔ خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتی ہے۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ باوجود اس کے کہ ہر سال صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ گذشتہ سال سے زیادہ ہوتا ہے مخلصینِ جماعت چندہ عام/حصہ آمد/چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بجٹ کو شدید مہنگائی اور گرانی کے باوجود اس کی دی ہوئی توفیق سے نہ صرف پورا کر دیتے ہیں بلکہ معتدبہ رقم اس سے زائد اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لیتے ہیں تا کہ سلسلہ کے کام نہ رکیں، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس امر پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اس لئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے اُن کو پورا کرنے کے لئے جو مجوّزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تا کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۱ر اپریل ۱۹۷۶ء)

مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی کُل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام/حصہ آمد/چندہ جلسہ سالانہ) کی باشرح ادائیگی فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور زیادہ کھینچیں۔ اللہ تعالیٰ یہ حقیر قربانی قبول فرمائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اِعلانِ نکاح

مکرم منیر اختر صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم مہر نواب خاں صاحب آف بستی وریام ضلع جھنگ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ رفیقہ صداقت بنت مکرم ملک محمد رفیق صاحب کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔

(محمد شفیق قیصر
وکالتِ تبشیر ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر)

احباب وقفِ جدید کی تحریک کو کامیاب بنائیں

حقیقی اسلام کے ادیانِ باطلہ پر غالب آنے کا وقت قریب آچکا ہے۔۔۔ دیکھنا یہ ہے کہ اِس کامیابی کا سہرا کن خوش نصیب لوگوں کے سر ہوگا۔۔ بلاشک وہی سعادت مند لوگ اس انعام کے مستحق قرار پائیں گے جو اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے عزیز اموال اور اپنے قیمتی اوقات قلبی بشاشت کے ساتھ قربان کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰ر جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چند دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترنے والی ہے۔ اب یہ ناممکن بات ہے کہ زیادہ عرصہ تک آسمان اپنی مدد کو روکے رکھے۔۔۔۔ اب میں سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے اُترے گی۔۔۔۔ پس ہمت سے آگے بڑھو۔ زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنائیں اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر یا غیر جو اثر قبول کریں ان سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں تا کہ ہمارا چندہ جلد سے جلد بارہ لاکھ تک پہنچ جائے۔"

(الفضل ۱۶ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

تقریب شادی

بتاریخ ۲۴ر اپریل بروز ہفتہ مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینجر روزنامہ الفضل کی نواسی عزیزہ نیلو فرحق بنت محمد مظہر الحق صاحب آف میامی (امریکہ) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی روز بعد نماز ظہر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل رضی اللہ عنہ کے پوتے عزیز سید فہیم احمد صاحب ایم۔اے ابن محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی کے ساتھ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ اِس موقع پر مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے تلاوتِ قرآنِ مجید فرمائی جس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی نے اپنے مکان واقع محلہ دارالصدر غربی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس میں بھی بہت سے بزرگانِ سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھتیجی عزیزہ امۃ الجمیل اہلیہ عزیزم بشیر الدین صاحب لندن میں ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(محمود احمد سعید دارالصدر جنوبی ربوہ)

۲۔ محترم حکیم سید عبد الرحمٰن صاحب دارالرحمت غربی ربوہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا فخر حاصل ہے ۲۱ر اپریل کو جسم کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہُوا ہے اور ابھی تک اس کا اثر باقی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الغنی شاہ فیکٹری ایریا ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنات کو سالانہ نمائش سے متعلق ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ لجنات ارسال کردہ ہدایات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے تیاری کریں۔ نیز جس لجنہ کو ہدایات نہ ملی ہوں وہ بذریعہ خط اطلاع دیں ہدایات بھجوا دی جائیں گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تفسیرِ کبیر جلد چہارم و پنجم

(تفسیر کبیر جلد چہارم (جو سُورۃ مریم۔ طٰہٰ۔ انبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے) و جلد پنجم (جو سُورۃ الحج۔ مومنون۔ سُورۃ نور کی تفسیر پر مشتمل ہے) اِس وقت دستیاب ہیں۔ جلد پنجم کے چند گنتی کے نسخے ہیں اس لئے خواہشمند احباب فوری توجہ فرماویں۔

ادارہ طباعت و اشاعت قرآنِ مجید۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴